سوال

تین ماہ قبل میرا ایک نوجوان کے ساتھ عقد نکاح ہوا، اس کے متعلق بہت سارے شبہات پائے جاتے تھے، لیکن میں اس نوجوان کے ساتھ کھڑی ہوئی کیونکہ اس میں ایک دین والی لڑکی سے مرتبط رہنے کی سچی رغبت پائی جاتی تھی، میں نے سوچا کہ ہوسکتا ہے میں اس کے ثابت قدم ہونے اور اطاعت میں ایک دوسرے کے معاونت کا سبب بن جاؤں، اور نیک وصالح اولاد کی تربیت کا باعث بنوں میرے کہنے پر ہی میرے گھر والے اس کے ساتھ نکاح کرنے پر راضی ہوئے، اور عقد نکاح کے ایک ہفتہ بعد اس نے کہا کہ میں جماع کیے بغیر لطف اندوز ہونا چاہتا ہوں، تو میں اس لیے راضی ہوگئی کہ اب میں اس کی بیوی ہوں اور بالفعل اس نے میرے جسم کے ساتھ دو بار لطف اندوزی کی اور اس دوران ہی انکشاف ہوا کہ میرے جسم میں خلقی عیب ہے یعنی فرج کی شکل میں کوئی عیب پایا جاتا ہے میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتی ہوں کہ مجھے اس کا علم بھی نہیں تھا اس نے مجھ سے علیحدگی طلب کی کیونکہ وہ مجھ سے نفرت سی محسوس کرنے لگا تھا، اور مستقبل میں مجھے سعادت وخوشی دینے سے قاصر محسوس کرنے لگا، یا پھر کسی دوسری عورت سے شادی کرلیتا ہم دونوں لیڈی ڈاکٹر کے پاس گئے اور ڈاکٹر نے کہا یہ عیب شمار نہیں ہوتا، بلکہ صرف بناوٹ میں اختلاف پایا جاتا ہے جس طرح ایک شخص کا چہرہ دوسرے شخص کے چہرے سے مختلف ہوتا ہے یہ بھی اسی طرح ہے، اور اس کو ایک چھوٹے سے آپریشن کے ذریعہ خوبصورت بنایا جاسکتا ہے، اور پھر یہ نہ تو استمتاع پر اثرانداز ہوتا ہے اور نہ ہی اولاد پیدا کرنے پر لیکن اس کے باوجود میرا خاوند طلاق دینے پر مصر رہا اور مجھے ایک حدیث لکھ کر دی کہ: " نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو غفار قبیلہ کی ایک عورت سے شادی کی اور جب اس کے پاس گئے تو اس کے پہلو میں سفیدی دیکھی تو فرمایا کپڑے پہن لو اور اپنے میکے چلے جاؤ" اور طلاق ہوگئی میں نے اس کا سارا مہر بھی واپس کردیا اور بعد میں دیا جانے والا بھی معاف کردیا حالانکہ طلاق کو ڈیڑھ ماہ گزر چکا ہے لیکن میں اب تک غمزدہ اور پریشان ہوں، اور اس وقت تک میرے آنسو نہیں رکے اب تو میں اپنے اردگرد اشخاص پر بھروسہ بھی کھو چکی ہوں، اور اپنے اندر موجود عیب کی وجہ سے نقص محسوس کرتی ہوں، میرا سوال یہ ہے کہ: اس نے جو قصہ ارسال کیا ہے کیا واقعی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پیش آیا تھا؟ میرا ایمان اور یقین ہے کہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بڑے اعلی اخلاق کے مالک تھے، چاہے یہ واقعہ صحیح ہے یا باطل آپ اخلاق اعلی کے مالک تھے کیا میرے خاوند نے مجھے اس سخت حالت میں اپنی شہوت کی وجہ سے چھوڑ کر مجھ پر ظلم کیا ہے، اور میرے ساتھ نہیں کھڑا ہوا؟ کیا خاوند کو حق حاصل ہے کہ بیوی کے جسم میں کوئی ایسی چیز دیکھ لے جو اسے پسند نہ ہو تو وہ بیوی کو چھوڑ دے؟ میں ایک اور چیز سوچتی ہوں کہ میرے خاوند یا مجھے طلاق دینے والے میرے ساتھ دخول کیا ہے یا نہیں؟ کیونکہ ہم نے تو قاضی کو یہی بتایا ہے کہ دخول نہیں ہوا، کیونکہ پردہ بکارت ختم نہیں ہوا؟

جواب

الحمد للہ

اول:

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالی آپ کو اس کا نعم البدل عطا فرمائے، اور آپ کے ایمان اور صبر ورضا میں زیادتی فرمائے، ہم کہتے ہیں کہ:

آپ اللہ کی نعمت اور اس کے فضل پر شکر ادا کریں، کیونکہ آپ کو علم نہیں خیر کس میں پنہاں ہے، ہوسکتا ہے آپ کا اس خاوند سے علیحدہ ہونے میں ہی بڑی خیر رکھی ہو، لیکن یہ چیز آپ کی شخصیت پر اثرانداز نہیں ہونی چاہیے، اور نہ ہی آپ کے عزم میں کمزوری پیدا ہو، بلکہ اس تجربہ سے مستقبل میں فائدہ اٹھائیں، کہ کسی بھی ایسے شخص کو قبول مت کریں جس کا دین اور اخلاق پسند نہ ہو، اور اس سلسلہ میں آپ تساہل سے کام مت لیں

دوم:

عقد نکاح کے بعد خاوند کے لیے بیوی سے استمتاع کرنا جائز ہے، لیکن وہ عرف کا خیال کرتے ہوئے بیوی کے ساتھ جماع اور دخول مت کرے، کیونکہ علیحدگی کی صورت میں مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں

آپ نے جو بیان کیا ہے کہ دونوں نے ایک دوسرے سے استمتاع کیا تو یہ دخول کے معنی میں آتا ہے، اور اکثر اہل علم کے ہاں اس سے مکمل مہر اور عدت لازم آتی ہے

اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (97229) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں

چنانچہ مکمل مہر اور بعد میں دیا جانے والا آپ کا حق تھا، جبکہ اب آپ اس کو معاف کر چکی ہیں تو اس کی طرف التفات مت کریں، کیونکہ مال تو آنے جانے والی چیز ہے، اور ہمیں امید ہے کہ اللہ تعالی آپ کو اس کا نعم البدل عطا فرمائیگا

سوم :

جس حدیث سے خاوند نے استدلال کیا ہے، اور اس حدیث میں بیان ہوا ہے کہ :

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غفار قبیلہ کی ایک عورت سے شادی کی اور اس کے پہلو میں سفیدی دیکھی تو فرمایا :اپنے کپڑے پہنو اور میکے چلی جاؤ"

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پورا مہر بھی دیا"

اس حدیث کو احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے، اور اس کی سند میں جمیل بن زید راوی ہے جس کے متعلق یحیی بن معین کہتے ہیں : یہ ثقہ نہیں، اور امام نسائی نے اسے لیس بقوی کہا ہے، اور امام بخاری کہتے ہیں : اس کی حدیث صحیح نہیں اس لیے یہ حدیث بہت ضعیف ہے، جیسا کہ علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل (326/6) میں کہا ہے

اور شیخ شعیب ارناؤط نے بھی مسند احمد کی تحقیق میں اسے ضعیف قرار دیا ہے

چنانچہ یہ حدیث ضعیف ہے، صحیح ثابت نہیں، پھر آپ کے خاوند نے اس حدیث کے مطابق بھی عمل نہیں کیا بلکہ صرف اتنا ہی عمل کیا ہے جو اس کا دل چاہتا تھا، اور اگر وہ ساری حدیث پر عمل کرتا تو آپ کو سارا مہر ادا کرتا جیسا کہ حدیث میں بیان ہوا ہے

چہارم :

آپ میں جو عیب ہے اگر اسکا آپریشن کے ذریعہ علاج ممکن ہے جیسا کہ لیڈی ڈاکٹر کا کہنا ہے تو پھر یہ نکاح کے عیوب میں شمار نہیں ہوتا جس کی بنا پر طلاق مباح ہوتی ہے

اس بنا پر ہمیں تو یہی لگتا ہے کہ آپ کے خاوند نے آپ کو طلاق دے کر ظلم کیا ہے

لیکن جبکہ طلاق ہو چکی ہے تو آپ ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کریں، اور اپنی حالت کو بہتر بنائیں اور اس کا خیال کریں، اور جو ہو چکا اس کو بھول جائیں، اور اللہ سبحانہ وتعالی سے دعا کریں کہ آپ کو نیک وصالح خاوند اور اولاد نصیب کرے

ہماری اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کو اور ہمیں بھی توفیق اور ثابت قدمی نصیب فرمائے

واللہ اعلم.

102636